ویٹیکن کا اسرائیل کے لیے نرم رویّہ

[ایک کیتھولک ہفت روزے "The Universe" [کائنات] میں اسی موضوع پر ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم اس کا ترجمہ دے رہے ہیں۔ مدیر]

روم اور بیت المقدس کے درمیان سرگرمیوں میں اچانک تیزی آجانے اور دونوں دارالحکومتوں کے درمیان بالعموم پرجوش روّیے سے اس قیاس آرائی میں اضافہ ہوا ہے کہ ویٹیکن اسرائیل کے ساتھ مکمل سفارتی تعلقات قائم کرنے والا ہے۔

روم میں اسرائیلی نمائندوں اور ویٹیکن کے افسروں کے درمیان ملاقاتیں ہو رہی ہیں اور ان میں سب سے اہم خود پوپ اور اٹلی میں اسرائیل کے سفیر کے درمیان ملاقات ہے۔ ویٹیکن کے اہم نمائندے اسرائیل کے دورے کر رہے ہیں۔ نیویارک کے کارڈینل جان اوکونر نے سرکاری سطح پر اسرائیل کے صدر اور وزیر اعظم دونوں سے ملاقاتیں کی ہیں اور حال ہی میں کارڈینل ریٹزنگر نے اسرائیل کا ایک ہفتے کا دورہ کیا ہے جس میں وہ بیت المقدس کے میئر اور بین المذاہب تعلقات کے لیے کام کرنے والے رہنماؤں سے ملے ہیں۔ ریٹزنگر "عقیدے" کے معاملے میں پوپ کے مشیر اعلیٰ ہیں۔

ربی ڈیوڈ روزن نے جو "کیتھولک - یہود مکالے" کے سرگرم رکن ہیں، کہا کہ کارڈینل کے خیالات سے وہ از حد خوش ہیں۔ انھوں نے کہا کہ "کارڈینل ریٹزنگر یہود کو سچائی کے شارح اور امین کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔"

اگرچہ بیت المقدس میں ایک رسولی مندوب (Apostlec Delegate) موجود ہے تاہم اسرائیل کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے ساتھ مکمل سفارتی تعلقات کے قیام میں ویٹیکن کی ہچکچاہٹ کو روایتی اعتبار سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ بیت المقدس کی حیثیت ایسی نہیں کہ بین الاقوامی طور پر اسے اسرائیل کا حصہ مان لیا گیا ہو۔ ویٹیکن کی ہچکچاہٹ کے اسباب میں ایک مزید سبب مقبوضہ علاقوں میں فلسطینیوں کا مسئلہ ہے۔

حالیہ امن مذاکرات اور یورپی دُنیا کے بڑے حصے کے ساتھ ساتھ سابق سوویٹ بلاک، ہندوستان اور چین کی طرف سے اسرائیل کے تسلیم کیے جانے پر ویٹیکن بھی تعلقات کو معمول پر لانے کی جانب

بڑھتا دکھائی دیتا ہے۔ رجحان میں تبدیلی پر موجودہ پوپ کو بھی سراہا جا رہا ہے۔

جان پال دوم پہلے پوپ ہیں جنھوں نے اسرائیل کا ذکر نام لے کر کیا ہے۔ وہ پہلے پوپ ہیں جنھوں نے ایک اجتماعی عقوبت خانے (Concentration Camp) کا دورہ کیا ہے۔ یہودیوں کے قتلِ عام (Holocaust) کو جسے اُنھوں نے پولینڈ میں بہت قریب سے دیکھا ہے، وہ کس طرح سمجھتے ہیں، اس کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ وہ اس کا ذکر اس کے عبرانی نام "شوش" سے کرتے ہیں۔

صدیوں کی عداوت، تنازعے اور ایذا رسانی کے بعد گذشتہ ۳۰ سالوں میں کیتھولک - یہود تعلقات میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ ۱۹۹۰ء میں پولینڈ میں بشپوں نے یہود سے معاف کر دینے کی درخواست کی اور اس سال کارڈینل کیسیڈمی (پراگ میں بین المذاہب کانفرنس کے کیتھولک رہنما) نے کیتھولک چرچ کے لیے توبہ کی ضرورت پر زور دیا۔

بالٹی مور میں ایک بین المذاہب اجلاس میں رجائیت پسندی کی اس لہر کو مزید تقویت حاصل ہوئی، جب یہودیوں کے ساتھ مذہبی تعلقات کے لیے ہولی سی کے قائم کردہ کمیشن نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات میں پیش رفت کے لیے کہا۔

تاہم اسرائیلی سفارت کار نہایت تحمل سے کام لے رہے ہیں کہ مکمل سفارتی تعلقات کب استوار ہوں گے۔

افریقہ

سوڈان: امن کانفرنس - ابوجہ کا مشترکہ اعلامیہ

سوڈان کے تنازعے کے فریق -- حکومت سوڈان اور سوڈانیز پیپلز لبریشن موومنٹ / سوڈانیز پیپلز لبریشن آرمی -- کے درمیان صدر ابراہیم بابن گیڈا کی کوششوں سے ابوجہ (نائجیریا) میں ۲۶ مئی تا ۴ جون ۱۹۹۲ء ملاقات ہوئی۔

۱۔ تنازعے کے تمام فریق اس امر پر متفق ہیں کہ رواں تنازعہ صرف پُرامن بات چیت سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ اس لیے تمام فریق صدر بابن گیڈا کے تعاون سے اپنی بات چیت جاری رکھیں گے، چاہے صدر بابن گیڈا "تنظیم برائے اتحاد افریقہ" (Organization of African Unity) کے چیئرمین نہ بھی رہیں تاکہ ابوجہ کی ملاقات میں حاصل شدہ فوائد کی بنیاد پر آگے بڑھا جا سکے۔

۲۔ تنازعے کے فریق تسلیم کرتے ہیں کہ سوڈان کثیر مذہبی، کثیر ثقافتی، کثیر لسانی اور کثیر نسلی